قطعہ

رُباعی کی طرح قطعہ بھی عام طور پر چار مصرعوں کی نظم ہوتا ہے۔لیکن رُباعی اور قطعے میں دو باتوں کے لحاظ سے بنیادی فرق ہے۔رُباعی کے لیے ایک بحر اور اس کی کچھ شکلیں مخصوص ہیں اور رُباعی کے تین مصرعوں کا ہم قافیہ ہونا ضروری ہے۔اس کے چاروں مصرعے بھی ہم قافیہ ہو سکتے ہیں اس کے برخلاف قطعے کی شرط یہ ہے کہ اس میں مطلع نہیں ہوتا، یعنی اس کے پہلے کے دونوں مصرعے ہم قافیہ نہیں ہوتے۔ قطعہ کلاسیکی شاعروں کے یہاں عموماً غزل کے اشعار میں ملتا ہے۔قطعہ بند اشعار غزل کے اندر دو بھی ہو سکتے ہیں اور دو سے زائد بھی۔لیکن آج کل کے زیادہ تر شعرا نے قطعے کو رُباعی کی طرح صرف چار مصرعوں تک محدود کر دیا ہے۔

© NCERT not to be republished

وحیدالدّین سلیمؔ

(1859ء – 1928ء)

وحیدالدین سلیمؔ ماہرِ لسانیات، صحافی، مترجم، کامیاب مصنف اور شاعر تھے۔ اُنھوں نے پہلے مفتوںؔ اور پھر سلیمؔ تخلص اختیار کیا۔ پانی پت میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ کم عمری میں والد کا انتقال ہوگیا۔ 1882ء میں مڈل اسکول کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد لاہور کے اورینٹل کالج میں تعلیم جاری رکھی۔ طالب علمی کا زمانہ غُربت میں بسر ہوا۔ ایک دوست کی وساطت سے ایجرٹین کالج بھاولپور میں السنۂ مشرقیہ کے استاد کی جگہ پر ان کا تقرر ہوگیا۔ حالیؔ نے 1894ء میں انھیں علی گڑھ بلوایا اور سرسیّدؔ سے ملاقات کروائی۔ 1907ء میں 'علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ' کی ادارت کے لیے انھیں مدعو کیا گیا۔ قیام علی گڑھ میں وحیدالدین سلیمؔ نے 'انجمن مترجمین' قائم کی تھی جس کا مقصد انگریزی کتابوں کو اردو میں منتقل کرنا تھا۔ جب حیدرآباد میں جامعہ عثمانیہ قائم کی گئی تو نصاب کی کتابوں کو طالب علموں کے لیے اردو میں ترجمہ کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ راس مسعود اور بعض دوسرے حضرات نے سلیمؔ کو حیدرآباد بلوالیا۔ یہاں ترجمے کے کام کو آگے بڑھانا تھا۔ جس کے لیے 'وضع اصطلاحات' کی کمیٹی بنائی گئی۔ اس میں مختلف علوم کی کتابوں کا ترجمہ کرنے کے سلسلے میں اصطلاحات سازی کی ضرورت پیش آئی۔ جب شعبۂ اُردو کا قیام عمل میں آیا تو انھیں پروفیسر مقرر کردیا گیا۔ آخری زمانے میں صحت کی خرابی کے باعث ملیح آباد چلے گئے۔ وہیں ان کا انتقال ہوا۔

4914CH21

دعوتِ انقلاب

کیا لے گا خاک ! مُردہٗ اُفتادہ بن کے تو   طوفان بن، کہ ہے تری فطرت میں انقلاب
کیوں ٹمٹمائے کرمکِ شب تاب کی طرح!   بن سکتا ہے تو اوجِ فلک پر اگر شہاب
وہ خاک ہو، کہ جس سے مِلیں ریزہ ہائے زر   وہ سنگ بن کہ جس سے نکلتے ہیں لعلِ ناب
چڑیوں کی طرح دانے پہ گرتا ہے کس لیے   پرواز رکھ بلند، کہ تو بن سکے عقاب

وہ چشمہ بن کہ جس سے ہوں سرسبز کھیتیاں
رہرو کو تو فریب نہ دے صورتِ سراب

وحیدالدّین سلیمؔ

© NCERT not to be republished

مشق

لفظ و معنی

افتادہ	:	گرا پڑا ہوا
کرمکِ شب تاب	:	جگنو
اوج	:	بلندی، شان، عروج
شہاب	:	ستارہ کا نام
لعل ناب	:	گہرے سرخ رنگ کا قیمتی پتھّر

عقاب : چیل کی شکل کے ایک بڑے پرندے کا نام

سراب : ریگزار جس پر دور سے پانی کا گمان ہو، مطلب فریب نظر یا دھوکا

غور کرنے کی بات

- اس قطعے میں انسانی قوت اور اس کی خوبیوں کو بیان کیا گیا ہے اور اس بات کا احساس دلایا گیا ہے کہ اگر انسان چاہے تو اپنی کوششوں سے ہر مشکل کو آسان بنا سکتا ہے۔

سوالوں کے جواب لکھیے

1. انقلاب سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
2. انقلاب پیدا کرنے کی صلاحیت کس میں ہے؟
3. شاعر انسان کو کس طرح کا چشمہ بننے کے لیے کہہ رہا ہے؟
4. شاعر انسان کو چڑیا بننے کے بجائے عقاب بننے کی ترغیب کیوں دے رہا ہے؟

عملی کام

- اس قطعے کو بلند آواز سے پڑھیے۔
- اس قطعے کے آخری تین اشعار خوشخط لکھیے۔
- درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے:

اوج، مردہ، فلک، سرسبز

- اس قطعے میں شاعر نے جن الفاظ کے ساتھ اضافت کا استعمال کیا ہے، اُن کی نشاندہی کیجیے۔

© NCERT not to be republished